



سوال

(400) دائمی بیماری کی وجہ سے روزے نہ رکھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض یہ ہے کہ آدمی سابقہ رمضان میں بیمار ہوا ہے اور ابھی تک اسی طرح بیمار ہے۔ اس بندے کے پچھلے رمضان کے روزے بھی رہتے ہیں۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ ان روزوں کا کیا کرے۔ اب بھی وہ خود روزے نہیں رکھ سکتا۔ اب وہ کسی کو روزے رکھانے یا ایک ہی مرتبہ تیس آدمیوں کو کھانا کھلانے یا پھر وہ تیس آدمیوں کو کھانا پکا کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں تقسیم کر دے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ -- البقرة 185

”اور جو کوئی ہو بیمار یا اوپر سفر کے پس گنتی ہے دنوں اور سے“ اس آیت کریمہ کی رو سے مریض مرض سے صحت یابی کے دنوں میں روزے رکھے خواہ ایک رمضان کے ہوں یا زیادہ رمضانوں کے اور اگر مریض مرض سے صحت یاب نہیں ہوتا مرض میں فوت ہو جاتا ہے تو جتنے رمضانوں کے روزے وہ نہیں رکھ سکا اب اس کے اولیاء وہ روزے رکھیں صحیح بخاری میں ہے: «مَنْ نَامَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ» (بخاری- کتاب الصوم- باب من مات وعليه صوم) ”جو فوت ہو جائے اور اس پر روزے ہوں تو اس کا ولی اس کی طرف سے روزے رکھے“ رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان اور مندرجہ بالا آیت کریمہ اپنے مفہوم و منطوق میں بالکل واضح ہیں اگر مریض بغرض اجر و ثواب تطوع مساکین کو کھانا کھلانا چاہتا ہے تو بڑی خوشی سے کھلانے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

وَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرٍ رَأْفَانٍ لِلَّهِ شَاكِرٌ عَلِيمٌ -- البقرة 158

اور جو کوئی نفل طور پر زیادہ نیکی کرے تو بے شک اللہ تعالیٰ قدر دان جلنے والا ہے

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



مجلس البحث والدراسات
محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

احکام و مسائل

روزوں کے مسائل ج 1 ص 289

محدث فتویٰ